اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مع تخریج و تسہیل
مسمّٰی بنام تاریخی الملفوظ
معروف بہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ملفوظات اعلیٰ حضرت
مکمل 4 حصے
محمد مصطفےٰ رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

نماز میں بلغم آجائے تو کیا کرے؟

عرض : اگر نماز میں بلغم آجائے تو کیا کرے؟

ارشاد : دامن یا آنچل میں لیکر مَل دے۔

کافِر سائِل پر ترس کھانا

عرض : حضور ہر سائل پر رحم کھانا چاہیے خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کہ قرآنِ عظیم میں

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ (پ ۳۰، الضحی: ۱۰) **ترجمۂ کنز الایمان :** اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

فرمایا ہے۔

ارشاد: پھر سائل بھی تو ہو! بَحرُ الرَّائِق وغیرہ میں تصریح ہے کہ کافر حربی (یعنی وہ کافر جو نہ تو حکومتِ اسلامیہ کو ٹیکس دیتا ہو اور نہ ہی کسی معاہدے کے تحت وہاں رہ رہا ہو) پر کچھ تَصَدُّق (یعنی صدقہ) کرنا اصلاً (یعنی ہرگز) جائز نہیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۲، ص ٤٢٤)

فرمایا، یہ بھی ارشاد ہے

اَقِمِ الصَّلٰوةَ (پ ۱۵، بنی اسرآء یل:۷۸) نماز پڑھو۔

تو کیا اِس سے یہ مطلب ہے خواہ وضو ہو یا نہ ہو۔ شرط بھی تو موجود ہونا چاہیئے نہ کہ مطلق۔ فقہائے کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) فرماتے ہیں: ''اگر آدمی کے پاس ایک پیاس کا پانی ہو اور جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر شدتِ تشنگی (یعنی پیاس کی شدت) سے جان بلب (یعنی مرنے کے قریب) ہو تو کتے کو پلا دے اور کافر کو نہ دے۔''

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ نجات ہے

حدیث شریف میں ہے: ''قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لئے بارگاہِ ربُّ العزت (عَزَّوَجَلَّ) میں لایا جائے گا۔ اُس سے سوال ہوگا: ''کیا لایا؟'' وہ کہے گا: ''میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے اتنے روزے رکھے، علاوہ ماہِ رمضان کے اس قدر خیرات کی، علاوہ زکوٰۃ کے اور اس قدر حج کئے علاوہ حج فرض کے وغیــــــــر ذلك ۔'' اِرشادِ باری

(عَزَّوَجَلَّ) ہوگا:

هَلْ وَالَيْتَ لِيْ وَلِيًّا وَعَادَيْتَ لِيْ عَدُوًّا
کبھی میرے محبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی؟

(تفسير الدر المنثور، سورة المجادلة تحت الآية ١٩، ج٨، ص٨٧)

تو عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور خدا (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی **محبت ایک طرف** ۔ اگر محبت نہیں سب عبادات و ریاضات بیکار۔

دشمنانِ رسول سے نفرت کیجئے

بھِڑ کے کاٹنے سے ایک ذراسی آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کہیں اسے زمین پر پڑا دیکھیں کہ اس کا ایک پاؤں یا پَر بیکار ہوگیا ہے اور اس میں طاقتِ پرواز نہیں ہے تو اس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پَیر سے **مَسل** دیتے ہیں تو خدا اور رسول عزَّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں اور اُن سے دشمنی و عداوت رکھیں وہ **قابلِ رحم** ہیں؟ عوام کی یہ حالت ہے کہ ذرا کسی کو ننگا محتاج دیکھا سمجھے کہ قابلِ رحم ہے، خواہ خدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دبّاغ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ذراسی اِعانت (یعنی مدد) کافر کی کرنا حتی کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتادے اتنی بات **اللہ** تعالیٰ سے اس کا عِلاقۂ مقبولیت قطع (یعنی **اللہ** تبارک وتعالیٰ سے بندے کی مقبولیت کا تعلق ختم) کر دیتی ہے۔ (الابریز، البــــاب الاول، ج١، ص ٤٥٢) ہاں ذمی[1]، مستأمن[2] کافروں کے لئے شرع میں رعایت کے **خاص اَحکام** ہیں، یہ اس لئے کہ اِسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہد کا سچا۔

دریا کے پار اترنے والا

عــرض : حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرتِ سیّدُ الطائفہ (یعنی گروہِ اولیاء کے سردار) **جنید بغدادی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **"یااللہ"** فرمایا، اور دریا میں اُتر گئے، پورا واقعہ یاد نہیں۔

---

[1]: اگر کافروں نے دینِ حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام ان پر جزیہ مقرر کردے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹،ص ۱۴۴)

[2]: مستأمن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا۔ دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستأمن ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹،ص ۱۵۰)

ہے ابھی تو میرے سامنے کھیر تناوُل فرمائی اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظِ ادب خاموش۔ دریا پر آکر جیسا فرمایا تھا کہہ دیا۔ دریا نے پھر راستہ دے دیا، جب اپنے آقا کی خدمت میں پہنچا تو اس سے نہ رہا گیا اور عرض کی: ''حضور یہ کیا معاملہ تھا؟'' فرمایا: **''ہمارا کوئی فعل اپنے نفس کے لئے نہیں ہوتا۔''**

وھابیہ کی نماز؟

عرض: وہابیہ کی جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھ سکتا ہے؟

ارشاد: نہ اُن کی نماز **نماز** ہے نہ اُن کی جماعت **جماعت**۔

وھابیہ کی مسجد؟

عرض: وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد، مسجد ہے یا نہیں؟

ارشاد: کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔

وھابی مؤذن کی اذان کا اِعادہ

عرض: وہابی مؤذِّن کی اَذان کا اِعادہ کیا جائے یا نہیں؟

ارشاد: جس طرح اُن کی نماز باطل اُسی طرح اذان بھی، ہاں تعظیماً **اللّٰہ** کے نام پر جَلَّ شَانُہٗ اور نامِ اقدس (یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام مبارک) پر دُرُود شریف پڑھے۔

کیا کفّار سے نرمی کرنی چاھئے؟

عرض: حضور یہ روایت صحیح ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کاشانۂ اقدس میں ایک کافر مہمان ہوا، اور اِس خیال سے کہ اَہلِ بیتِ اطہار بھوکے رہیں سب کھانا کھا گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرہ شریف میں ٹھہرایا۔ پچھلی رات کے وقت پیٹ میں گرانی معلوم ہوئی اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اِجابت (یعنی پاخانے) کی ضرورت ہوئی۔ شرمندگی کی وجہ سے کہیں کوئی دیکھ نہ لے حجرے شریف میں **غلاظت** پھیلائی اور تمام بستر وغیرہ **خراب** کردیا اور صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیا۔ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) حجرے شریف میں مہمان کی خیریت معلوم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تو یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے نجاست کو صاف کروایا۔ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو اُس (کافر) کی اِس **ناشائستہ حرکت** پر

سخت غصہ آیا۔ اتفاقاً عُجلت (یعنی جلدی) میں وہ اپنی تلوار بھول گیا اور تلوار بہت اچھی تھی جس کے لئے اُسے مجبوراً پھر لوٹنا پڑا۔ یہاں آکر دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) بستر صاف کروار ہے ہیں ۔ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **سزا** دینے کا اِرادہ کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ یہ میرا مہمان ہے اور اُس سے فرمایا: ''تم اپنی تلوار بھول گئے تھے جہاں رکھی تھی وہاں سے اُٹھالو۔'' (مثنوی شریف مترجم، دفتر پنجم، ص۲،۳)

وہ **حضور** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اِس خُلقِ عظیم کو دیکھ کر فوراً **مشرف باسلام** ہوگیا تو حضور! اِس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفار پر بھی نظرِ عنایت کرنا چاہیئے؟

ارشاد : اس کے قریب روایت ''مثنوی شریف'' (یعنی مثنوی مولانا روم علیہ رحمۃ القیوم) میں مذکور ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن ہی سے **خُلق** فرماتے جوُر جوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ **سختی** فرماتے۔ اُن کی آنکھوں میں نِیل کی سلائیاں پِھروائیں، ہاتھ کاٹے پاؤں کاٹے۔ پانی مانگا تو پانی تک نہ دیا۔ یہ سلوک کس کے ساتھ تھے؟ وہ جوُر جوع لانے والے نہ تھے۔

سامنے سے کھانا اُٹھوا دیا

امیر المؤمنین فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا زمانۂ خلافت ہے آپ مسجدِ نبوی (علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) سے نماز پڑھ کر تشریف لئے جاتے ہیں۔ ایک مسافر نے کھانا مانگا، امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسے ہمراہ لے آئے۔ خادِم بحکم امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کھانا حاضر کرتا ہے ۔ اتفاقاً کھاتے کھاتے اس کی زبان سے ایک بد مذہبی کا فقرہ نکل جاتا ہے جس پر حضور (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فوراً اُس کے سامنے سے **کھانا اُٹھوا** لیتے ہیں اور خادِم کو حکم دیتے ہیں کہ اُسے **نکال** دے۔

(کنز العمّال، کتاب العلم، الحدیث ۲۹۳۸٤، ج۱۰، ص۱۱۷)

وھابی واعِظ کا پردہ چاک ہو گیا

ربُّ العزت (عَزَّوَجَلَّ) کی شان ہے کہ بد مذہب کیسا ہی جامۂ عیاری پہن (یعنی بھیس بدل) کر میرے سامنے آئے ، خود بخود دل **نفرت** کرنے لگتا ہے۔ حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے زمانۂ حیات میں دہلی کا ایک واعظ حاضر ہوا اور اس وقت مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ اسماعیل دہلوی اور وہابیہ پر بڑے شدّ ومد (یعنی زور وشور)